سوال

(25) کیا حائضہ عرفات میں دعاؤں کی کتابوں سے پڑھ سکتی ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حائضہ کےلیے یہ جائز ہے کہ وہ عرفہ کے دن دعاؤں کی کتابیں پڑھے باوجود یہ کہ ان میں قرآنی آیات بھی ہوتی ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر حیض یا نفاس والی عورت وہ دعائیں پڑھے ، جوحج کی کتابوں میں لکھی ہوتی ہیں ، تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر صحیح روایات کے مطابق ایسی عورت قرآن بھی پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ ایسی کوئی صحیح صریح نص نہیں آئی جس میں حیض و نفاس والی عورت کے لیے قرآن پڑھنے کی ممانعت مذکور ہو ۔ ممانعت تو بالخصوص جنبی کےلیے ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ایسی حالت میں قرآن نہیں پڑھ سکتی ۔ رہا حیض اور نفاس والی عوت کا معاملہ تو ان کے بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے :

((لاتقرأُ الحائضُ والا الجنُبُ شیْئاًمن القُرآنِ))

''حیض والی اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں''

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے یہ حدیث اسماعیل بن عیاش سے مروی ہے جو حجازیوں سے روایت کرتا ہے اور وہ ان سے روایت کرنے میں ضعیف ہے تاہم ایسی عورت مصحف کوچھونہیں سکتی، منہ زبانی پڑھ سکتی ہے ۔ رہا جنبی کا معاملہ تو اسے قرآن پڑھنا جائز نہیں نہ منہ زبانی اور نہ مصحف سے ۔ تاکہ آنکہ وہ غسل نہ کرلے ۔ اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جنبی کا وقت مختصر ہوتا ہے ۔ جب وہ اپنی اہلیہ سے فارغ ہو اسی وقت غسل کر سکتا ہے لہٰذا اس کی مدت طویل نہیں ہوتی اور معاملہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہوت اہے کہ جب چاہے غسل کرے اور اگر پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے اور نماز ادا کرے اور قرآن پڑھ لیے مگر حیض اور نفاس والی عورتوں کا معاملہ ان کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہوتا ۔ وہ تو اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور حیض اور اسی طرح نفاس میں کئی دن گزر جاتے ہیں ۔

اسی لیے ان کےلیے قرآن پڑھنا مباح ہے تاکہ اسے بھول نہ جائیں اور تاکہ قراء ت کی فضیلت ان سے فوت نہ ہوا اور وہ کتاب اللہ سے شرعی احکام معلوم کر سکیں ۔ پھر ان کےلیے جب قرآن پڑھنا جائز ہے تو ایسی کتابیں پڑھنا بدرجہ اولی جائز ہوا جن میں آیات واحادیث کے علاوہ دوسری دعائیں بھی مخلوط ہوتی ہیں ۔ یہی وہ راہ صواب اور علماء کے دواقوال میں سے صحیح تر ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 52

محدث فتویٰ